Alliance for Climate Justice and Clean Energy (ACJCE)[i]

آن لائن پریس کانفرنس

موضوع: پاوٗر سیکٹر رپورٹ: پالیسی ترجیحات اور انتظامی امُور سے متعلق مسائل

تاریخ: 30 اپریل (بروز جمعرات)

وقت: 3 بجے سہ پہر

پریس سٹیٹمینٹ

(1.):- تعارفی کلمات و تمہید:

السلامُ علیکم !

اُمید ھے آپ سب خیریت سے ھیں اور ھماری آواز آپ کو صاف سُنائی دے رہی ھے۔

الائنس فار کلائمیٹ جسٹس اینڈ کلین انرجی (ACJCE) کی طرف سے آج کی اس پریس کانفرنس میں ھم آپ کو خوُش آمدید کہتے ھیں اور اس میں آپ کی شرکت اور دلچسپی کے لئے انتہائی مشکوُر ھیں۔ آج کی یہ پریس کانفرنس ہم بجلی کے شعبہ سے متعلق جاری ھونے والی اُس حالیہ آڈٹ رپورٹ کے پس منظر میں کر رھے ھیں جو وزارت برائے انرجی اینڈ پاور کی جانب سے قائم ھونے ولی ایک نو رُکنی کمیٹی نے مُرتب کی ھے۔ واضح رھے کہ یہ کمیٹی گذشتہ سال وزیر اعظم عمران خان کے کہنے پر وزارت برائے انرجی اینڈ پاور نے تشکیل دی تھی۔ سیکیورٹی اینڈ ایکسچینج کمیٹی آف پاکستان (Security and Exchange Committee of Pakistan) کے چئیرمین محمد علی کی زیر راہنمائی اِس کمیٹی کے قیام کا مقصد نجی شعبہ میں بجلی پیدا کرنے والے اداروں (Independent Power Producers-IPPs) کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ بجلی کے شعبہ سے جُڑےگردشی قضوں میں اضافہ اور بجلی کی مہنگی پیداوار کی وجوُھات جاننا تھا۔ آڈٹ رپورٹ میں بجلی پیدا کرنے والے نجی اداروں (IPPs) کی کارکردگی اور ان کی مالی بدعنوانی سے مُتعلق چونکا دینے والے انکشافات کئے گئے ھیں۔ بحیثیت صحافی آپ لوگ اِس معاملہ سے بخوُبی آگاہ ھیں کیوں کہ گذشتہ چند ھفتوں سے انکوئری کمیٹی کے اِن انکشافات پر مبنی کافی خبریں اور تجزئے اخباروں اور دیگر ذرائع ابلاغ میں شائع ہورھے ھیں۔

(2.):- آڈٹ کا خیر مقدم:

ھم اس آڈٹ رپورٹ کا خیر مقدم کرتے ھیں کیونکہ ہم یہ سمجھتے ھیں کہ بجلی سمیت کسی بھی شعبہ میں شراکتی انتظام کاری کیلیئے شفافیت اور معلومات تک آزاد رسائی اھم ستوُن ھیں۔ ھم اِس آڈٹ رپورٹ میں دی گئی فورینسک آڈٹ، اضافی ادائیگیوں کی وصولی اور بدعنوانی میں ملوث نجی کمپنیوں (IPPs) کے خلاف قانونی چارہ جوئی سے متعلق سفارشات کی تائید کرتے ھیں۔ آڈٹ رپورٹ میں بجلی کے شعبہ میں مجوزہ اور جاری منصوُبوں کو از سر نو زیر غور لانے سے مُتعلق تجاویز دی گئی ھیں۔ آڈٹ رپورٹ کی ان تجاویز کی بھرپوُر حمائت کرتے ھوئے ھم مطالبہ کرتے ھیں کوئلہ اور دیگر فاسل فیول سے بجلی بنانے والے تمام منصوُبوں کا از سرنو جائزہ لیا جائے کیونکہ کوئلے کے منصوُبے نہ صرف مالی لاگت کے لحاظ سے اِنتہائی مہنگے ھیں بلکہ ماحولیاتی طورپرتباہ کن بھی ھیں۔

بجلی کی پیداوار پرآنے والی اضافی مالی لاگت اور اِس سے پیدا ھونے والی ماحولیاتی تباہ کاری کی قیمت، بالآخر شہریوں کو اضافی ٹیکس، بھاری صارف بل، علاج معالجہ پر اخراجات، نقل مکانی اور ذرائع آمدن کے خاتمہ جیسے نقصانات کی شکل میں ادا کرنی پڑتی ھے۔ اس لئے بجلی کے پیداواری عوامل میں شہریوں کے حقوُق کا تحفظ اولین

ترجیح ہونا چاہئے۔ چونکہ شفافیت اور جواب دہی شہریوں کے حقوق کا تحفظ یقینی بنانے کے لئے لازم ہیں، اِس لئے ہم اُمید کرتے ہیں کہ 278 صفحات پر مبنی یہ انکوائری رپورٹ بجلی کے شعبہ میں شفافیت اور جواب دہی کے کلچر کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

(3.):- تحفظات اور تنقید:

آڈٹ رپورٹ کا خیر مقدم کرنے کے ساتھ ساتھ، ہم آج اس سے متعلق اپنے تحفظات بھی آپ کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس رپورٹ میں آڈٹ کرنے کا عمل اپنے طریقہ کار میں انتہائی محدود اور یک طرفہ رہا ہے۔ کوئلہ اور دیگر فاسل فیول سے بجلی پیدا کرنے سے جنم لینے والے موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی خطرات کو اِس آڈٹ رپورٹ میں یکسر نظر انداز کیا گیا ہے۔ آڈٹ کرنے کے عمل میں کمیٹی نے بجلی کے شعبہ سے جُڑے تمام شرکا کار کے ساتھ مشاورت کرنے سے گریز کیا ہے۔ بجلی کی بڑھتی ہوئی قیمت اور گردشی قرضوں کے پیچھے کار فرما تمام عوامل اور وجوُہات کا جامع جائزہ اور تجزیہ کرنے کی بجائے، کمیٹی نے قربانی کا بکرا ڈھونڈنے پر اکتفا کیا ہے۔ جس کی وجہ سے تمام حقائق منظر عام پر نہیں لائے جا سکے۔

(3.1):- بجلی پیدا کرنے والی ٹیکنالوجی کا انتخاب اور پیداواری لاگت کے مسائل:

بجلی کی پیداواری لاگت کا تعین کافی حد تک بجلی پیدا کرنے والی ٹیکنالوجی کے انتخاب سے جُڑا ہوُا ہے۔ تیل اور دیگر فاسل فیوُل پر چلے والے بجلی کے منصوُبوں سے درامدات کی مد میں ہونے والے خراجات پیداواری لاگت اور گردشی قرضوں میں اضافے کی بڑی وجہ بن رہے ہیں۔ کوئلے سے چلنے والے بجلی کے منصوبوں سے گرین ہاؤس گیسیز اور درجہ حرارت میں اضافے کے ساتھ ساتھ فضائی، آبی اور زمینی آلوُدگی جیسے ماحولیاتی مسائل جنم لیں گے۔ کوئلہ اور دیگر فاسل فیول سے چلنے والی بجلی کے منصوُبوں کے مُقابلے میں قابل تجدید توانائی کے منصوُبوں سے پیدا ہونے والی بجلی ماحول دوست ہونے کاے ساتھ ساتھ مالی اعتبار سے اِنتہائی سستی بھی ہے۔ آڈٹ رپورٹ میں بجلی پیدا کرنے والی ٹیکنالوجی کے انتخاب سے متعلق غلط فیصلہ سازی پر کسی قسم کا کوئی نقطہ سامنے نہیں لایا گیا۔ اور نہ ھی اس سلسلے میں مستقبل کے لئے کوئی پالیسی تجاویز سامنے لائی گئی ہیں۔

(3.2):- جوابدہی کے عمل میں نیپرا کو دی گئی چھوُٹ:

بجلی پیدا کرنے والی ٹیکنالوجی کے انتخاب، ٹیرف کے تعین اور بجلی پیدا کرنے والے نجی اداروں کی نگرانی جیسے تمام اہم معاملات میں نیپرا کا ایک کلیدی کردار ہے۔ تاھم آڈٹ رپورٹ میں بڑھتے ہوئے گردشی قرضوں اور بجلی کی پیداواری لاگت میں نیپرا کے کردار کا کوئی جائزہ نہیں لیا گیا اور نہ ھی اِس سلسے میں کوئی اہم نقطہ سامنے لایا گیا ہے۔ رپورٹ میں بجلی پیدا کرنے والے نجی اداروں کی بدعنوانی کا تو بہت چرچا ہوا لیکن بدعنوانی کے اِس عمل میں نیپرا کا کیا کردار رہا اور کس طرح نیپرا کے اپنے اصوُل و ضوابط کی خلاف ورزی ہوُئی، اِس سلسلے میں مکمل چشم پوشی اختیار کی گئی ہے۔ اور اس طرح یک طرفہ جانچ پڑتال کا طریقہ کار اپناتے ہوُئے کمیٹی نے بجلی کے شعبہ میں ہونے والی بدعنوانی کا تمام ملبہ نجی کمپنیوں (IPPs) پر ڈال کر نیپرا کو ایک چھوُٹ دی ھے، جو انصاف اور جوابدہی کے بُنیادی تقاضوں کے منافی ہے۔

(3.3):- پاکستان میں کوئلہ سے پیدا ہونے والی بجلی کی پیداوار میں اضافہ:

سال 2013 سے ملک کے مُختلف علاقوں میں کوئلہ سے پیدا ہونے والی بجلی کے پلانٹ لگانے کا رحجان تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ پنجاب کے سرسبز زرعی میدانوں (ساھیوال)، سندھ اور بلوچستان کے ساحلوں (کراچی، حب اور گوادر) اور صحرائے تھر (تھرپارکر) میں دھڑا دھڑ کوئلہ سے پیدا ہونے والی بجلی کے پلانٹ لگائے جارھے ہیں۔ اِن میں سے کئی پلانٹ پہلے ہی مُکمل ہوچُکے ہیں جبکہ متعدد منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ھے کہ نیشنل انرجی مِکس میں کوئلے سے بنائی جانے والی بجلی کا حصہ جو چند سال پہلے صفر تھا، رواں سال 32% فی صد تک پہنچ گیا ہے۔ کوئلے سے بنائی جانے والی بجلی کے بڑھتے ہوُئے منصوبوں کی وجہ سے ماحولیاتی اور صحت عامہ کے

سنگین مسائل پیدا ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ مستقبل میں یہ مسائل مزید پیچیدہ شکل اختیار کریں گے۔ باوجُود اس حقیقت کے کہ کلائیمیٹ رسک انڈیکس (Climate Risk Index-CRI) کے مطابق پاکستان دنیا میں موسمیاتی تبدیلیوں سے مُتاثر ہونے والے ممالک میں ساتویں نمبر پر ہے، آڈٹ رپورٹ میں کوئلے سے پیدا ہونے وال بجلی کی ماحولیاتی لاگت کو زیر بحث لانے سے پہلوُ تہی کی گئی ہے۔

(3.4):- کوئلہ سے پیدا ہونے والی بجلی کے منصوُبوں کے ماحولیات اور صحت عامہ پر اثرات:

کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کے منصوُبوں سے ماحولیات اور صحت عامہ پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بجلی گھر میں کوئلہ کے جلنے سے پارٹیکوُلیٹ میٹر، نائٹروجن آکسائد، سلفر ڈائی آکسائڈ، مرکری اور کاربن ڈائی آکسائد جیسے کئی آلوُدہ مادے خارج ہوتےھٰں ۔ یہ آلودہ مادے انسانی صحت اور ماحول کو بُری طرح متاثر کرتے ہیں۔ اِن آلودہ مادوں سے پیدا ہونے والے مسائل میں دل، پھیپھڑوں اور سانس کی کئی بیماریوں کے علاوہ فضائی آلوُدگی، آبی وسائل کو زھریلا بنانے، سموگ اور تیزابی بارش قابل ذِکر ہیں۔

(3.5):- کوئلہ سے چلنے والے بجلی گھروں کے آبی وسائل پر اثرات:

کوئلہ کی کان کُنی اور اِس سے چلنے والے بجلی گھروں میں پانی کی کثیر مقدار استعمال ہوتی ہے۔ اور پھر اِن کانوں اور بجلی گھروں سے خارج ہونے والا پانی کئی فاسد مادے ساتھ لئے صاف پانی کے ذرائع کو آلوُدہ اورزھریلا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ ساھیوال کول پاور پلانٹ کی وجہ سے پانی کا ایک بحران پیدا ہو چُکا ہے۔ ایک طرف کسانوں کو نہری پانی کی دستیابی میں خاطر خواہ کمی کا سامنا ہے تو دوُسری جانب زیر زمین پانی کی سطح تیزی سے نیچے گر رھی ہے۔ گوادر، حب اور کراچی کے پاور پلانٹس سے سمندری پانی کے درجہ حرارت میں اضافہ کی وجہ سے مچھلی اور دیگر سمندری حیات کو کئی خطرات لاحق ہیں۔ تاھم تھر جہاں آبی وسائل پہلے سے ہی اِنتہائی محدوُد ہیں، وہاں کوئلہ کی کان کُنی اور اس سے چلنے والے بجلی گھروں سے اِن محدوُد مقامی آبی وسائل کے معدوُم ہونے کا شدید خدشہ ہے۔ مختصر یہ کہ کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے والے منصوُبوں سے پانی کا شدید بحران جنم لے گا جس سے صوُبہ سندھ، جو پہلے سے ھی پانی کی کمی کا شکار ہے، خاص طور پر مُتاثر ہو گا۔

(3.6):- کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے والے منصوُبوں کے مقامی لوگوں کی زندگیوں اور ذرائع معاش پر اثرات:

سرسبز زرعی میدانوں، ساحلوں اور صحرائے تھر میں کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے والے منصوُبوں سے وہاں کے مقامی کاشتکار، ماھیگیراور مال مویشی پالنے والے باشندے بُری طرح سے مُتاثر ہو رہے ہیں۔ ایک طرف کوئلہ کے اِن منصوبوُں کی وجہ سے یہ مقامی باشندے نقل مکانی کرنے پر مجبوُر ہیں تو دوُسری طرف وہ آبپاشی کے لئے درکار پانی کی عدم دستیابی، مچھلی پکڑنے کے لئے پانیوں تک پہنچنے پر عائد پابندیوں اور چراگاہوں کے خاتمہ جیسے مسائل کا سامنا کر رھے ہیں۔ کوئلہ کے اِن منصوبوُں میں اِن مقامی باشندوں کے ذرائع معاش تیزی سے ختم ہو رھے ہیں لیکن اِن منصوبوں میں اِن کے لئے مُتبادل ذرائع معاش فراھم کئے گئے ہیں اور نہ ھی بے دخل ہونے والے مقامی باشندوں کو کوئی معاوضے دئے گئے ہیں۔

(3.7):- کوئلہ سے چلنے والے بجلی کے منصوُبے اور اِن سے جُڑے بجلی کی اضافی پیداواری صلاحیت اور گردشی قرضوں کے مسائل:

پاکستان میں بجلی کے شعبہ میں مالی عدم استحکام کا مسئلہ بجلی کی اضافی پیداواری صلاحیت سے باھم مُنسلک ہے۔ بجلی کی اضافی پیداواری صلاحیت اور اس پر اُٹھنے والے اخراجات کی وجہ سے بجلی شعبہ میں حالیہ مالی بحران مستقبل میں شدت اختیار کرے گا۔ ملک میں معاشی نموُ کا بحران اور کورونا وائرس کے مُعیشت پر منفی اثرات کی وجہ سے ملک میں بجلی کی ضروریات میں خاطر خواہ کمی ہو گی۔ عالمی مالیاتی فنڈ (International Monetary Fund) کے اندازے کے مطابق رواں سال (2020) میں قومی پیدار%1.5 فی صد سے نہیں بڑھے گی۔ مُلک میں بجلی کی حالیہ

اضافی پیداواری صلاحیت کے پس منظر میں قابل تجدید توانائی (Renewable Energy) کو ترجیح دیتے ہوئے، ماحولیاتی طور پر صاف اور معاشی طور پر سستی بجلی پیدا کرنے والے وسائل کی طرف منتقل ہونا ہو ہوگا۔

4:- ہمارے مُطالبات:

- بجلی کے شعبہ میں پیداواری لاگت اور گردشی قرضوں میں کمی سمیت دیگر مسائل کو حل کرنے کے لئے حکوُمت کو نقطہ نظر وسیع کرتے ہوئے معاشی پہلوُوں کے ساتھ ساتھ و ماحولیاتی پہلوُوں کو زیر غور لانا چاھئے۔ دوُسرا یہ کہ حکوُمت کو بجلی کے منصوُبوں س جُڑی سماجی مسائل اور سماجی قیمت کو سنجیدگی سے دیکھنے کی ضرورت ھے۔ اس سلسلے میں صوُبائی و قومی معیار کے ساتھ ساتھ عالمی ادارہ صحت (World Health Organization) اور دیگر بین الاقوامی اداروں کے کوالٹی سٹینڈرڈز کی پاسداری اِنتہائی نا گزیر ھے۔ تیسرا یہ کہ کوئلہ اور دیگر فاسل فیول سے چلنے والے بجلی گھروں میں سماجی، معاشی اور ماحولیاتی اصول و ضوابط کی خلاف ورزیوں کو سنجیدگی سے دیکھنے کی ضرورت ھے۔ حکوُمت کو اس سلسے مین فوری طور پر ایک علیحدہ پارلیمانی کمیٹی /کمشن تشکیل دینا چاھئے۔ یہ پارلیمانی/ کمیٹی کمیشن بجلی کے شعبہ سے متعلق تمام مالی، مُعاشی، ماھولیاتی اور انتظامی مسائل کا از سرِ نو جائزہ لے۔
- کورونا وائرس کے تناظر میں صحت عامہ کی بڑھتی ھوُئی اھمیت کے پیش نظر، بجلی کے شعبہ کے منصوُبوں میں فضائی، آبی اور زمینی آلوُدگی کو انتہائی سنجیدگی سے لینا کی ضرورت ھے۔ ماحول دشمن منصوبوں کو فوری طور پر روک کر، تمام وسائل قابل تجدید توانائی کے منصوبوں پر صرف کرنے چاھئیں۔
- جب تک یہ پارلیمانی کمیٹی/ کمیشن بجلی کے شعبہ سے جُڑے سماجی و ماحولیاتی مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی رپورٹ مرتب کرے، اُس وقت تک کوئلہ کے تمام زیر تکمیل منصوُبے، بالخصوص تھر کول فیلڈ بلاک ون کا منصوُبہ، فی الفور بند کر دینے چاھئیں۔
- مُتبادل قابلِ تجدید توانائی پالیسی-2019 کے مُسودے کی روشنی میں، وفاقی حکوُمت کو توانائی سے متعلق اپنی ترجیحات کا رُخ صاف اور ماحول دوست توانائی کے وسائل پر کرنا چاھئے۔ وفاقی بجٹ (2020-21) میں کوئلہ اور دیگر فاسل فیوُل پر چلنے والے منصوُبوں کی بجائے، قابل تجدید توانائی کے منصوبوں کے لئے ترجیحی بُنیادوں پر مالی وسائل مُختص کئے جائیں۔ پالیسی و مالیاتی ترجیحات کا رُخ قابل تجدید توانائی کی جانب کئے بغیر، بجلی کے شعبہ کو درپیش مالی عدم استحکام، بجلی کی زائد پیداواری صلاحیت پر آنے والے غیر ضروری کثیر اخراجات اور ماحولیاتی اور صحتِ عامہ کے نقصانات جیسے مسائل سے چُھٹکارا پانا نا مُمکن ھے۔
- تھر کول فیلڈ بلاک -II میں کوئلہ کی کان اور کوئلہ پر چلنے والے بجلی گھروں کی وجہ سے بے دخل ھونے والے مقامی باشندوں کو اُن کے ذرائع معاش کی مد میں ھونے والے نقصانات کے عوض فوری طور پر گاؤ چر (چراگاہیں) فراھم کی جائیں۔

---

i **Alliance for Climate Justice and Clean Energy** is a civil society alliance comprising the representatives of social movements, communities, NGOs, environmental activists, lawyers, writers, and academia. While advocating the use of clean and green technologies for renewable energy in Pakistan, the ACJCE seeks social, economic and environmental justice in the governance of energy sector.